

45564 - کیا دو ماہ کا حمل ساقط ہونے پر آنے والا خون نفاس ہوگا ؟

سوال

میں حاملہ تھی اور دو ماہ بعد حمل ساقط ہو گیا لہذا میں نے ایک محترمہ سے اس کے بارہ میں شرعی حکم پوچھا کہ آیا میں رمضان کے روزے رکھ سکتی اور نماز ادا کرسکتی ہوں ، تو اس کا جواب تھا جی ہاں آپ روزے رکھیں اور نماز بھی ادا کریں ، اس لیے کہ ابھی بچے میں روح نہیں پھونکی گئی تھی ، لہذا اسے استحاضہ ہی شمار کیا جائے گا ، لہذا بالفعل میں نے روزے بھی رکھے اور نمازیں بھی ادا کیں -

لیکن مجھے ایک اور ڈاکٹر نے بتایا کہ آپ کو روزوں کی قضاء کرنا ہوگی ، اب آپ بتائیں کہ صحیح حکم کیا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

سائلہ بہن آپ نے اس مسئلہ میں جو دو قول سنے ہیں اس کی وجہ اس مسئلہ میں اختلاف ہے ، اس لیے اس میں اہل علم کا صحیح قول یہی ہے کہ جب عورت متخلق یعنی وہ بچہ جس کی تخلیق واضح ہو چکی ہو کا حمل ساقط کرے تو وہ نماز روزہ چھوڑے گی اور اسے نفاس کا خون شمار کیا جائے گا -

لیکن اگر وہ متخلق یعنی بچے کی شکل و صورت واضح نہ ہوئی ہو اور یہ حمل ساقط ہو جائے تو اسے نفاس شمار نہیں کیا جائے گا بلکہ یہ خون فاسد ہوگا اور عورت نماز روزہ کی ادائیگی کرے گی ، کم از کم مدت جس میں بچے کی تخلیق اور شکل و صورت واضح ہوتی ہے وہ اکیاسی (81) یوم ہیں -

اللجنة الدائمة (مستقل فتویٰ کمیٹی) کے علماء کرام کہتے ہیں :

جب بچے کی تخلیق ہو چکی ہو اور اس کے اعضاء ہاتھ پاؤں اور سر وغیرہ واضح ہو چکے ہوں ، تو اس حالت میں خون آتا رہے تو چالیس یوم تک خون آنے کی حالت میں خاوند کے لیے بیوی سے جماع کرنا حرام ہے ، لیکن اگر چالیس یوم سے قبل ہی خون بند ہو جائے تو بیوی کے غسل کے بعد اس سے جماع کرنا جائز ہے -

لیکن اگر بچے کے اعضاء ظاہر نہ ہوئے ہوں اور اس کی تخلیق واضح نہیں ہوئی تو اس حالت میں حمل ساقط ہونے خاوند اپنی بیوی سے جماع کرسکتا ہے چاہے خون آتا بھی ہو کیونکہ یہ خون نفاس کا خون شمار نہیں ہوگا ، بلکہ یہ خون فاسد ہے اس حالت میں وہ نماز بھی ادا کرے گی اور روزے بھی رکھے گی -

دیکھیں : فتاویٰ اللجنة الدائمة للبحوث العلمیة والافتاء (422 / 5) -

اور شیخ عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ تعالیٰ کا کہنا ہے :

جب عورت ایسا حمل ساقط کرے جس میں انسان کی تخلیق واضح ہو چکی ہو اور سر پاؤں اور ہاتھ وغیرہ واضح ہو چکے ہوں تو اسے نفاس والی شمار کیا جائے گا ، اور اس کے احکام بھی نفاس والی عورت کے ہوں گے نہ تو وہ نماز ادا کرے گی اور نہ ہی روزہ رکھے گی ، اور نہ ہی اپنے خاوند سے جماع کے لیے حلال ہے لیکن جب چالیس یوم مکمل ہو جائیں یا پھر اس سے قبل ہی پاک ہو جائے تو اس پر غسل کر کے نماز ادا کرنی اور روزہ رکھنا واجب ہوگا ، اور اپنے خاوند کے لیے بھی حلال ہو جائے گی ---

لیکن جب عورت کا ساقط کردہ صرف ایک گوشت کا لوتھڑا ہو جس میں شکل و صورت واضح نہ ہوئی ہو یا پھر جما ہوا خون ہو تو اس صورت میں حمل ساقط ہونے کے بعد آنے والا خون استحاضہ شمار ہوگا اسے نفاس کا حکم نہیں دیا جائے گا اور نہ ہی وہ حیض کے حکم میں ہوگا -

لہذا وہ عورت نماز بھی ادا کرے گی اور روزے بھی رکھے گی ، اور اپنے خاوند کے جماع کے لیے بھی حلال ہوگی --- اس لیے کہ وہ اہل علم کے ہاں استحاضہ کے حکم میں ہے -

دیکھیں : فتاویٰ الاسلامیة (1 / 243) -

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں :

اہل علم کا کہنا ہے : اگر تو انسان کی شکل و صورت واضح ہو چکی ہو تو اس حالت میں ساقط ہونے کے بعد آنے والا خون نفاس شمار ہوگا ، جس میں عورت نہ تو نماز ادا کرے گی اور نہ ہی روزہ رکھے گی ، اور خاوند بھی پاک صاف ہونے تک اس سے اجتناب کرے گا -

لیکن اگر ساقط ہونے میں تخلیق واضح نہ ہو تو اس حالت میں آنے والا خون نفاس شمار نہیں ہوگا بلکہ وہ خون فاسد ہے جس کی بنا پر نماز روزہ ترک نہیں کرے گی اور نہ ہی کچھ اور -

اہل علم کا کہنا ہے : بچے کی شکل و صورت واضح ہونے کی کم از کم مدت اکیاسی (81) یوم ہیں ----

دیکھیں : فتاویٰ المرأة المسلمة (1 / 304 - 305)

واللہ اعلم .